تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کا ترجمان

زیر نگرانی: صدر تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن-یو.کے

ایڈیٹر: عطاء القادر طاہر

ماہنامہ

جلد نمبر:12

شمارہ:02

انٹرنیٹ گزٹ

فروری 2022ء

المنار

Taleem-Ul-Islam College Old Students Association - UK

181, London Road, Mordan, SM4 5HF, London.

Ph. 020 8877 5510, 7886304637 - Fax: 020 8877 9987

ticosauk2017@gmail.com - www.alminaruk.com

قال اللہ تعالیٰ

يقيناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(سورۃ الاحزاب:۵۷)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مجھے اخلاق حسنہ کی تکمیل کیلئے مبعوث کیا گیا ہے۔

(مؤطا امام مالک باب فی حسن الخلق)

- جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے جب تک وہ اس کام میں لگا رہے، فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اب بندے کا اختیار ہے کہ وہ درود کم پڑھے یا زیادہ۔ (سنن ابن ماجہ)

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

وہ نور جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے دنیا میں آیا اور خدا کا مقدّس کلام قرآن شریف اس پر نازل ہوا اور ہم کو علمی اور عملی پاکیزگی کے لئے بھی راہیں دکھلائیں۔ پس اس عالی شان نبی اور اس کے آل و اصحاب پر ہماری طرف سے بے شمار درود اور سلام ہو۔ جس نے کروڑہا لوگوں کو تاریکی سے نکالا اور پلید عقیدوں اور قابل شرم عملوں اور نفرتی رسموں سے رہائی بخشی۔ اَللّٰھُمَّ صلِّ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکۡ وَسَلِّمۡ۔ آمین۔ (آریہ دھرم صفحہ 2 روحانی خزائن جلد 10)

ارشاد حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت کو دلوں میں سلگتا رکھنے کیلئے، اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بے شمار درود بھیجنا چاہیے۔ اس پُرفتن زمانے میں اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کیلئے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے کہ:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِىِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ۞ (سورۃ الاحزاب)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجا کرو کیونکہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 فروری 2006ء)

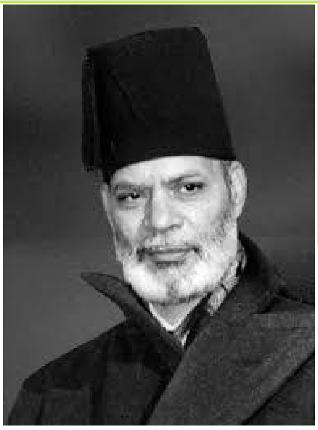

قبولیت دعا کا ایمان افروز واقعہ

(حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ)

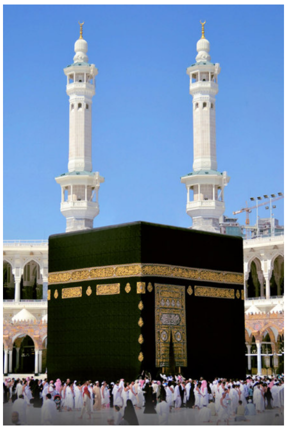

مارچ 1967 میں حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی۔ چودھری صاحب کے عزیز مکرم چودھری انور احمد کاہلوں صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ امینہ بیگم صاحبہ بھی حج میں ہمراہ تھیں۔ واقعات حج کے سلسلہ میں محترم چودھری صاحب لکھتے ہیں:

''عرفات کو جاتے ہوئے ایک دن رات منیٰ میں قیام ہوتا ہے۔ پانچ نمازیں یہاں ادا ہوتی ہیں۔ عزیز انور احمد اور میں عصر کی نماز کے بعد جب اپنی قیام گاہ پر واپس آئے تو عزیزہ امینہ نے کہا کہ آج گرمی کی شدت تکلیف دہ محسوس ہو رہی ہے۔ اس پریشانی میں مَیں نے اللہ تعالیٰ سے جو دعا کی ہے معلوم نہیں ایسی دعا جائز بھی ہے یا نہیں۔ میرے دریافت کرنے پر بتلایا میں نے کچھ اس رنگ میں دعا کی ہے:

الٰہی ہم تیرے عاجز بندے ہیں اور تیری رضا کے حصول کیلئے تیرے فرمان کی تعمیل میں بیت اللہ کے حج میں حاضر ہوتے ہیں۔ جہاں تو نے فرمایا ہے طواف کرو، ہم نے طواف کیا ہے۔ جہاں تو نے فرمایا ہے سعی کرو، ہم نے سعی کی ہے۔ جو جو تیرے فرمان ہیں وہ سب تیری ادا کردہ توفیق سے بجا لائیں گے۔ لیکن ہم آخر تیرے مہمان ہیں گرمی کی شدت ہو رہی ہے۔ کل ہم سب عرفات کے میدان میں حاضر ہوں گے۔ تجھے سب قدرت ہے۔ تو رحم فرما اور کل کا دن ٹھنڈا کر دے۔ میں نے کہا ایسی دعا بے شک جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ مالک ہے لیکن اپنے بندوں کی ناز برداری بھی کرتا ہے۔ کیا عجب کہ تمہاری دعا کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کو بھا جائے۔ اور وہ ویسا ہی کر دے۔ دوسری صبح فجر سے قبل میں نے کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو آسمان بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا اور ٹھنڈی خوشگوار ہوا چل رہی تھی۔ دل کی عجیب کیفیت ہوئی۔ عزیزہ امینہ سے کہا کہ تمہاری دعا کو شرف قبولیت بخشا گیا۔ تمام دن موسم خوشگوار رہا اور بادنسیم جاری رہی۔ ظہر اور عصر کے بعد بادل تو چھٹ گئے لیکن ہوا میں پھر بھی خنکی رہی اور ایک دو بار دن میں بوندا باندی بھی ہوئی۔''

(تحدیث نعمت صفحہ 696-695، بحوالہ الفرقان ربوہ اپریل 1972ء)

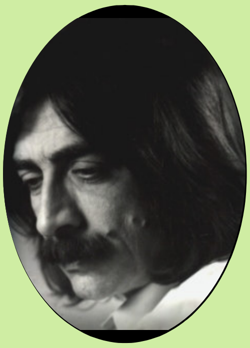

کمالِ آدمی کی انتہا ہے
وہ آئندہ میں بھی سب سے بڑا ہے
کوئی رفتار ہوگی روشنی کی
مگر وہ اس سے بھی آگے گیا ہے
یونہی حیراں نہیں ہیں آنکھ والے
کہیں اِک آئینہ رکھا ہوا ہے
اندھیرے میں عجب اِک روشنی ہے
کوئی خیمہ دیا سا جل رہا ہے

(مکرم عبید اللہ علیم صاحب)

سیکریٹری اشاعت
سید نصیر احمد
ایڈیٹر
عطاء القادر طاہر
ادارتی بورڈ
میر شفیق محمود طاہر۔ رانا عرفان شہزاد۔ ڈاکٹر عبدالباری ملک
پروف ریڈنگ
سید حسن خان۔ محمد طارق صفدر
تزئین
خورشید احمد خادم

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے

(سید حسن خان،لندن)

مکرم و محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے مرحوم و مغفور کے ساتھ جو ''صوفی'' کا لفظ ہے بیشک آپ ایک صوفی صفت اور انتہائی نیک، عالم فاضل،اسلام احمدیت کے سچے مخلص اور فدائی احمدی مسلمان اور ٹی آئی کالج کے ایک مایہ ناز پروفیسر تھے۔

آپ ہمارے محلہ دارالرحمت غربی میں رہتے تھے۔

آپ کی ایک بہت بڑی صفت تھی کہ جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو آپ غلہ منڈی میں بنفسِ نفیس تشریف لاکر تمام دوکان داروں کو ہمیشہ کہا کرتے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے آپ سب اپنی دکانیں بند کر کے مسجد میں جاکر نماز ادا کریں۔ مجھے یاد ہے آپ کی اس نیکی کو لوگ ابھی تک یاد کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی اس نیکی کو قبول فرمائے۔آمین۔

آپ کی ہمشیرہ صاحبہ میرے گھر کے پاس رہا کرتی تھیں۔آپ جب بھی اپنی ہمشیرہ صاحبہ کے گھر آتے تو آپ سے میرا میل جول ہو جاتا تھا۔

آپ کے والد محترم بھی ایک بہت ہی نیک اور فرشتہ صفت انسان تھے۔

صوفی صاحب مرحوم مغفور ہمیشہ مجھے اور اپنے بھانجے ظہیر الدین بابر بھائی کو باہر اور دوستوں کے ساتھ بے وجہ گھومنے پھرنے سے روکتے اور نمازیں پڑھنے کی طرف توجہ دلایا کرتے تھے۔

مجھے یاد ہے کہ جب بھی صوفی صاحب مرحوم کے والد صوفی عطاء محمدؓ صاحب مرحوم و مغفور اپنے گھر سے باہر بزرگ دوستوں کے ساتھ نوافل پڑھا کرتے تو ہمیں حکم تھا کہ ہم ان کے لئے باہر زمین کو ٹھنڈا،صاف کر کے نیز وہاں چادریں اور جائے نماز بچھائیں تاکہ صوفی صاحب کے والد مرحوم اپنے دوستوں کے ساتھ نوافل ادا کرسکیں۔

ایک اور واقعہ مجھے یاد ہے کہ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے مری ہلز جانے کا پروگرام بنایا اور صوفی صاحب سے ذکر کیا تو صوفی صاحب نے انہیں کہا کہ تم حسن خان جو آپ کے ہمسائے میں رہتا ہے، کو بھی ساتھ مری ہلز لے جاؤ۔ ظہیر الدین بابر صاحب جو کہ لاہور رہتے تھے اب چند ماہ قبل اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے ہیں،صوفی صاحب کے بھانجے تھے، میرے بہت ہی عزیز دوست بلکہ بھائیوں جیسے تھے۔

پروفیسر صوفی صاحب مرحوم کے والد صاحب محترم صوفی عطاء محمدؓ صاحب مرحوم و مغفور بھی ایک بہت ہی بزرگ اور ولی اللہ انسان تھے۔

صوفی صاحب ہمارے محلہ دارالرحمت غربی میں ہر ایک کا خیال رکھا کرتے تھے اور مجھ جیسے غریب شخص کا تو ہر وقت خیال کیا کرتے تھے۔جب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، پرنسپل ٹی آئی کالج کو خدا تعالیٰ نے خلافت کا منصب سونپا تو آپؒ کے بعد صوفی بشارت الرحمن صاحب بھی کچھ دیر کے لئے ٹی آئی کالج ربوہ کے پرنسپل رہے۔آپ ڈسپلن کے لحاظ سے بہت سخت تھے۔آپ کی خواہش بھی ہوتی تھی کہ جماعت کا بچہ بچہ نیک،نمازی اور جماعت احمدیہ کا سچا خادم بنے۔ہمارے محلہ دارالرحمت غربی کی مسجد ناصر میں بعض اوقات حدیث کا بھی درس دیا کرتے تھے اور بعض اوقات نماز بھی پڑھایا کرتے تھے۔

مجھے یاد ہے کہ کالج کے زمانہ میں بھی جب کبھی مجھے کسی قسم کی ضرورت پڑتی تو آپ فوراً میری مدد کیا کرتے تھے۔ان کی تو ہزاروں نیکیاں ہیں جو کہ بیان نہیں ہوسکتیں۔

مجھے یاد ہے مَیں جب کبھی آپ کے گھر جاتا تو آپ کی بیٹھک میں بیشمار کتابیں پڑی ہوتی تھیں۔ مجھے آپ کے گھر کئی بار جانے کا اتفاق ہوا تھا۔ آپ کی طرح آپ کا گھر بھی ایک سادہ سا تھا۔

محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب مرحوم کا ایک اور واقعہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے وہ یہ کہ ایک دفعہ آپ لندن تشریف لائے تو میں نے آپ کو دعوت دی کہ آپ میرے غریب خانہ بھی تشریف لائیں۔لہٰذا آپ

جب میرے غریب خانہ تشریف لائے تو میں ذرا ان سے الگ ہوا۔ جب مَیں واپس کمرہ میں آیا تو دیکھا کہ آپ کرسی پر ہی سوئے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جب میں اندر داخل ہوا تو فوراً اٹھ گئے اور مجھے کہنے لگے حسن تمہارے گھر میں مجھے اتنا سکون ملا کہ مجھے تو نیند ہی آ گئی ۔ یہ تھا آپ کا خاکسار سے پیار اور اخلاص۔ خاکسار تو اپنے آپ کو گناہگار سمجھتا ہے مگر نیکوں کی خصلت ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ ہر ایک کو اچھی نظر سے ہی دیکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ محترم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن مرحوم ومغفور کو اپنے فضل سے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اوران کی نیکی کے چرچے ہمیشہ ہوتے رہیں اوران کی دعائیں ہمیشہ ہم گناہگاروں کو ملتی رہیں۔ آمین۔

محترم مبشر احمد طاہر صاحب حال سلاؤ مڈل سیکس آپ کے چھوٹے بھائی ہیں، آپ ماشاءاللہ پاکستان واپڈا کے انجینئر رہے ہیں۔ آپ نے سلاؤ جماعت کے صدر کے عہدہ پر کافی لمبا عرصہ کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو آئندہ بھی جماعت کی ہر رنگ میں خدمت کی توفیق دیتا چلا جائے۔ آمین۔

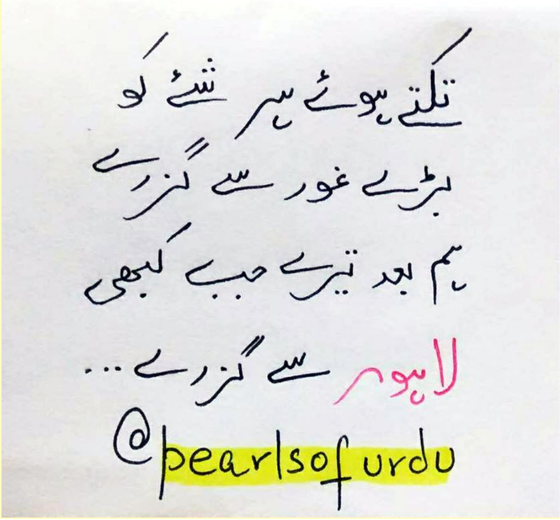

المنار

المنار ہر ماہ باقاعدگی سے جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ alislam.org پر upload کر دیا جاتا ہے۔ آپ گزشتہ شمارے دیکھنا چاہیں تو Periodicals کے حصّہ میں جا کر ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

المنار کو ہمیشہ آپ کی آراء کا انتظار رہتا ہے۔ (ادارہ)

میں نقش پائے یار سے اِدھر اُدھر نہیں ہوا

(مبارک صدیقی)

اِسی لئے تو آج تک میں در بدر نہیں ہوا
میں نقشِ پائے یار سے اِدھر اُدھر نہیں ہوا
ترے خیال سے پرے بھی اور کچھ جہان تھے
یہ دل مگر ترے سِوا کسی کا گھر نہیں ہوا
کسی بزرگ نے کہا یہ آسماں کو دیکھ کر
جو خاک میں نہیں مِلا وہ معتبر نہیں ہوا
جسے خدا کی ذات پر ہیں بے شمار وسوسے
وہ دیکھتا تو ہے مگر وہ دیدہ ور نہیں ہوا
وہ پیڑ جس کے سائے سے اُٹھا دیے گئے تھے ہم
سنا ہے اُس کے بعد پھر وہ باثمر نہیں ہوا
بچھڑ کے صبر آ گیا جنہیں وہ کون لوگ تھے
مری وہ شب کٹی نہیں وہ دن بسر نہیں ہوا

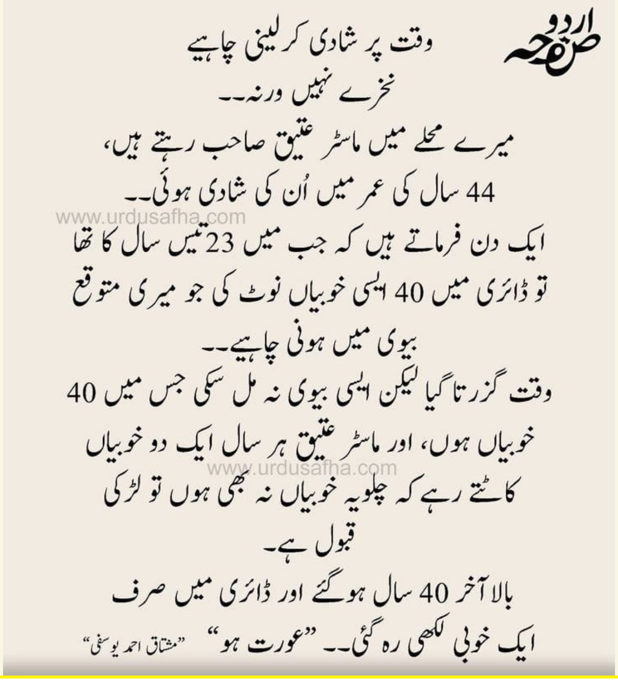
اردو صفحہ

وقت پر شادی کر لینی چاہیے
نخرے نہیں ورنہ۔۔

میرے محلے میں ماسٹر عتیق صاحب رہتے ہیں،
44 سال کی عمر میں اُن کی شادی ہوئی۔۔
ایک دن فرماتے ہیں کہ جب میں 23 تیس سال کا تھا
تو ڈائری میں 40 ایسی خوبیاں نوٹ کی جو میری متوقع
بیوی میں ہونی چاہیے۔۔
وقت گزرتا گیا لیکن ایسی بیوی نہ مل سکی جس میں 40
خوبیاں ہوں، اور ماسٹر عتیق ہر سال ایک دو خوبیاں
کاٹتے رہے کہ چلو یہ خوبیاں نہ بھی ہوں تو لڑکی
قبول ہے۔
بالآخر 40 سال ہوگئے اور ڈائری میں صرف
ایک خوبی لکھی رہ گئی۔۔ "عورت ہو" "مشتاق احمد یوسفی"

www.urdusafha.com
www.urdusafha.com

ہلکی پھلکی مگر خیال افروز

وسیع حلقہ

دنیا میں معدنی دولت ، پہاڑوں پر برف کی بہتات ، خاص موسموں کے زیر اثر خاص علاقوں میں خاص فصلوں کا پایا جانا اپنے اندر بے حد خوبصورتی رکھتا ہے۔ یہ تمام دولت انسانوں کیلئے ہے۔

دنیا کو ملکوں میں تقسیم کئے جانے کے عمل نے زمینی وسائل کے سلسلہ میں تنگ نظری کو جنم دیا ہے۔ اگر متعلقہ علاقوں کے رہنے والوں کی مناسب ضروریات کو پورا کرنے کے بعد اس علاقے میں رہنے والوں کا احترام کرتے ہوئے ان کے وسائل کو باقی ساری دنیا کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے استعمال کیا جائے تو یہ ہی مناسب ہوگا۔

کسی ملک کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ طاقت کے بل بوتے پر کسی دوسرے علاقے کے وسائل پر قابض ہو۔ اگر ایسا کیا گیا تو آنے والے وقتوں میں، اس وقت طاقت سے محروم ملک، طاقت ملنے کے بعد موجودہ قابضین سے بدلہ لیں گے اور ان کے وسائل پر قابض ہو جائیں گے۔ اور یہ سلسلہ کبھی نہیں رکے گا۔

کسی بھی علاقہ کے رہنے والوں کو یہ حق بھی نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اپنے علاقہ کے وسائل کو سو فیصد اپنا ہی جانیں اور دوسروں کو ان کے استعمال سے مکمل روک دیں۔ ایسا کرنے سے مختلف علاقوں میں شدید نفرتیں جنم لیں گی۔ بڑی ہی دکھ دینے والی حقیقت یہ بھی ہے کہ کئی ملکوں کے رہنے والے لوگ پر خود کو دوسرے ملکوں میں رہنے والوں سے اچھا خیال کرتے ہیں۔ خود کو اچھا جاننا فطری عمل ہے۔ لیکن دوسروں کو حقیر یا کمتر جاننا ہرگز مناسب نہیں۔ اگر ایسا سوچنا صحیح مان لیا جائے تو کبھی ختم نہ ہونے والی نفرت کے سلسلے شروع ہو سکتے ہیں۔

عقائد کے سلسلہ میں بھی یہی احتیاطیں ضروری ہیں۔ میرے نزدیک عقیدہ، رنگ، نسل، ملک، علاقہ، دولت، علم، خوبصورتی کوئی بھی وجہ ایسی نہیں جسے بنیاد بنا کر کسی بھی شخص یا گروہ کو دوسرے کسی شخص یا گروہ سے نفرت کرنے کا حق دیا جائے۔

اس دنیا میں کسی بھی شخص کے پاس دوسرے سے محبت کرنے کیلئے بہت ہی تھوڑا وقت ہے۔ نفرت کرنے کیلئے وقت کہاں سے لائے گا؟

(ماخوذ: 'دھواں دھواں' از محمد اکرام احسان)

مؤثر انداز نصیحت

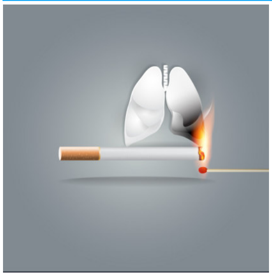

ایک نوجوان عیسائی ماسٹر جیمز، بی اے کر کے آئے اور ہمیں جغرافیہ پڑھانے کے لئے مقرر ہوئے۔ ایک دن ایک طالب علم نے ان سے ایک دوسرے طالب علم کی شکایت کی کہ یہ سگریٹ پیتا ہے۔ ماسٹر صاحب نے سگریٹ پینے والے طالب علم کو اپنے پاس بلایا اور ایک لڑکے کو لیبارٹری سے ململ کے کپڑے کا ٹکڑا لینے بھیجا۔ جب وہ لے آیا تو سگریٹ پینے والے لڑکے سے کہا کہ میرے سامنے سگریٹ پیو! وہ ڈرا اور سہا ہوا تھا مگر ماسٹر صاحب نے اسے تسلّی دی کہ تمہیں سزا نہیں دی جائے گی۔

چنانچہ اس طالب علم نے سگریٹ کا پہلا کش لگایا تو ماسٹر صاحب نے کہا کہ سگریٹ کا دھواں اس ململ کے کپڑے پر چھوڑو۔ ایسا کرنے پر کپڑا بھورا اور تین چار کشوں سے سیاہ ہو گیا۔ ماسٹر صاحب نے وہ سیاہ کپڑا طلباء کو دکھایا کہ سگریٹ پینے والوں کا اندر یعنی معدہ، انتڑیاں اور دیگر اعضاء یوں سیاہ ہو کر تباہ ہو جاتے ہیں اور سگریٹ نوش جوانی میں ہی کئی خطرناک بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس مظاہرے سے مجھے ہمیشہ کے لئے سگریٹ سے نفرت ہو گئی۔

(کتاب: گمنام و بے ہنر، از محمد سعید احمد صفحہ 10)

روشن کئے جو تونے اُجالے نہیں گئے

(ڈاکٹر طارق انور باجوہ، لندن)

روشن کئے جو تُونے اجالے نہیں گئے
جو تیری ذات کے تھے حوالے نہیں گئے
تیری طرف سفر میں بہت سنگِ راہ تھے
اب تک پڑے جو پاؤں میں چھالے نہیں گئے
کچھ اس لئے بھی ناز محبّت پہ ہے ہمیں
محفل سے تیری ہم تو نکالے نہیں گئے
گرچہ سنبھال کر رکھا دامن شباب میں
کچھ پڑ گئے تھے داغ جو کالے، نہیں گئے
آ جاتا یوں تو سب کو نظر آفتاب، پر
آنکھوں میں پڑ گئے ہیں جو جالے، نہیں گئے
پلکوں نے تیری یاد میں موتی لٹا دیئے
اتنے خزانے ہم سے سنبھالے نہیں گئے
لب پر تو مسکراہٹیں ہم نے سجائیں تھیں
آنکھوں کے گرد جو پڑے ہالے نہیں گئے
طارقؔ حیات و موت، خوشی غم ہیں ساتھ ساتھ
درد تھے جو نصیب میں، ٹالے نہیں گئے

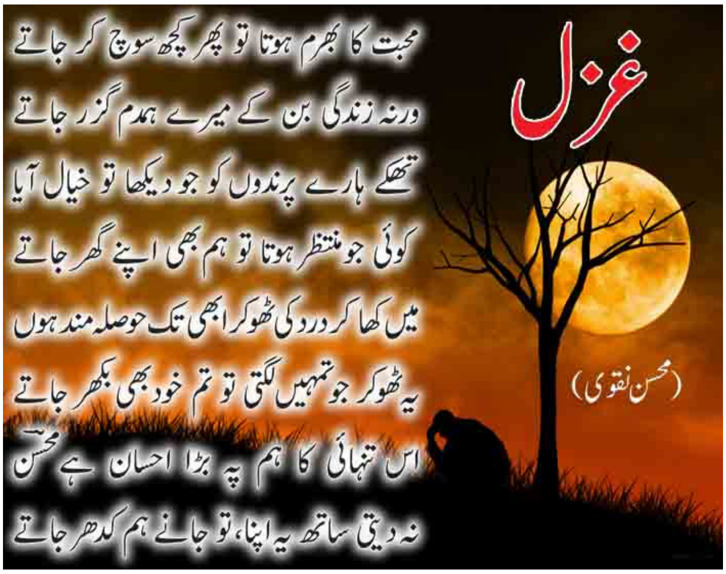

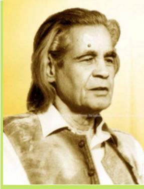

جانے کس رنگ سے آئے ہے گلستاں میں بہار

(علی سردار جعفری)

کام اب کوئی نہ آئے گا بس اِک دل کے سوا
راستے بند ہیں سب کوچۂ قاتل کے سوا
باعث رشک ہے تنہا رویٔ رہروِ شوق
ہمسفر کوئی نہیں دوریٔ منزل کے سوا
ہم نے دُنیا کی ہر اِک شئے سے اُٹھایا دل کو
لیکن اک شوخ کے ہنگامۂ محفل کے سوا
تیغ منصف ہو جہاں، دار و رسن ہو شاہد
بے گنہ کون ہے اس شہر میں قاتل کے سِوا!
جانے کس رنگ سے آئی ہے گلستاں میں بہار
کوئی نغمہ ہی نہیں شورِ سلاسل کے سوا

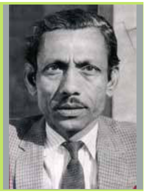

دل میں اِک لہر سی اُٹھی ہے ابھی

(ناصر کاظمی)

دل میں اِک لہر سی اُٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی
بھری دنیا میں جی نہیں لگتا
جانے کس چیز کی کمی ہے ابھی
یاد کے بے نشاں جزیروں سے
تیری آواز آ رہی ہے ابھی
سو گئے لوگ اس حویلی کے
ایک کھڑکی مگر کھلی ہے ابھی
وقت اچھا بھی آئے گا ناصرؔ
غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی

کیا ماں باپ کا کوئی لاڈلا بچہ ہوتا ہے؟ وہ راز جسے والدین سینے میں چھپائے رکھتے ہیں۔

(بشکریہ: بی بی سی اُردو ڈاٹ کام-https://www.bbc.com/urdu/world-52532800)

کیا آپ کے گھر میں کبھی یہ بحث ہوئی کہ ماں باپ کا لاڈلا بچہ کون ہے؟ یا پھر یہ سوال اٹھا ہو کہ کس بچے کو زیادہ توجہ دی جاتی ہے؟

یہ ایک ایسا سوال ہے جو کسی نہ کسی شکل میں تقریباً ہر اس گھر میں موجود ہوتا ہے جہاں بچوں کی تعداد ایک سے زیادہ ہو۔ کس کو زیادہ پیار ملتا ہے؟ کون ماں کی آنکھوں کا تارہ ہے؟ باپ کس کی ضد پوری کرتا ہے اور غصہ کس کے حصے میں آتا ہے؟ اسی سے جڑا ایک اور سوال بھی ہے۔ کیا گھر کا بڑا بچہ لاڈلا ہوتا ہے یا چھوٹا؟ فارسی کی ایک کہاوت ہے کہ سگ باش، برادرِ خورد مباش۔ یعنی کتا بن جا لیکن چھوٹا بھائی مت بن۔ اس کہاوت کی وجہ تسمیہ غالباً چھوٹوں کی یہ شکایت ہو گی کہ ہر کوئی انہی پر حکم چلاتا ہے۔ لیکن بڑوں کی اپنی شکایات ہیں اور منجھلوں کے اپنے مسائل۔

عام تاثر یہ ہے کہ بڑے سب کچھ منوا لیتے ہیں لیکن ان پر ذمہ داری بھی زیادہ ہوتی ہے۔ چھوٹوں کے حصے میں پیار زیادہ آتا ہے تو انھیں اس کا حساب بھی

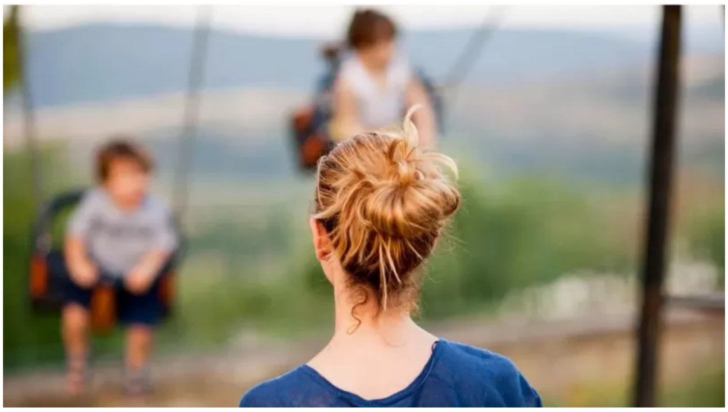

اسی طرح فرمانبرداری کر کے چکانا پڑتا ہے۔ جب کہ منجھلے سمجھتے ہیں کہ وہ خاندان کا ایسا پِسا ہوا طبقہ ہیں جن کو نہ تو وہ توجہ ملتی ہے جو پہلے بچے کے نصیب میں آتی ہے اور نہ ہی وہ پیار جو چھوٹوں کو بن مانگے ہی وصول ہو جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس رجحان کے پیچھے چھپی کوئی سائنسی وجوہات بھی ہیں؟ کیا ماں باپ اپنے بچوں میں فرق کرتے ہیں؟ اس کا سادہ جواب ہاں میں ہے۔ لیکن اس کی وجوہات کیا ہیں، یہ ایک دلچسپ معاملہ ہے۔

اس سوال کا درست اور سچا جواب دینا ہر کسی کے لیے آسان نہیں ہوتا۔ بچوں کی ناراضگی کا خوف ایک طرف، والدین اکثر یہ ماننے سے انکار ہی کر دیتے

ہیں کہ وہ کسی ایک کو دوسرے سے زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ لیکن ایسا ہوتا ہے۔ سارہ (فرضی نام) کے دو بچے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ انہیں دوسرے بچے کی پیدائش پر ہی محسوس ہو گیا تھا کہ وہ ہی ان کو زیادہ پیارا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے دونوں سے ہی پیار ہے لیکن چھوٹے میں کچھ ایسی بات ہے جو بڑے میں نہیں۔

اس کی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟ سارہ کے خیال میں پہلے بچے کی پیدائش پر ہی اس کی صحت کی خرابی کے باعث اسے ان سے لے لیا گیا تھا اور 24 گھنٹوں تک وہ اسے دیکھ ہی نہیں پائی تھیں۔' شاید یہی وہ وقت ہوتا ہے جب ماں کے دل میں بچے کے لیے جذبات پنپتے ہیں جو دوسرے بچے کی پیدائش پر ممکن ہوا۔

اب جب ان کے بچے بڑے ہو چکے ہیں تو کیا صورت حال ہے؟ سارہ کہتی ہیں کہ اگر میں اپنے چھوٹے بیٹے کو رات کے دو بجے بھی فون کروں تو وہ جہاں ہو دوڑا چلا آتا ہے۔ وہ شائستہ، دوستانہ، ملنسار طبیعت کا ایسا شخص ہے جو کسی بھی وقت کسی کی بھی مدد کے لیے تیار ہوتا ہے۔ لیکن بڑے بیٹے سے تو ملنے کے لیے بھی اس سے وقت مانگنا پڑتا ہے۔

سارہ کے مطابق کئی سال وہ اس تذبذب کا شکار رہیں کہ بچوں میں فرق کرنا درست ہے بھی یا نہیں؟ لیکن وہ کہتی ہیں کہ اب میں اس حقیقت کو جھٹلا نہیں سکتی۔ یہ مشکل تھا لیکن مجھے کوئی احساس جرم نہیں۔ موقع ملے تو میں اس پر ایک کتاب لکھ سکتی ہوں کہ میں ایک بچے کو دوسرے سے زیادہ پیار کیوں کرتی ہوں۔

سارہ کا معاملہ ذرا منفرد اس لیے ہے کیوں کہ زیادہ تر والدین اس موضوع پر بات نہیں کرتے حالانکہ ڈھکے چھپے طریقے سے وہ بچوں میں فرق ضرور کرتے ہیں۔ اور یہ بات اب تحقیق سے ثابت ہو چکی ہے کہ زیادہ تر والدین کا کوئی نہ کوئی فیورٹ بچہ ضرور ہوتا ہے۔

تاریخی تصویر 1964ء تعلیم الاسلام کالج ربوہ-اساتذہ وطلباء پہلی و دوسری ایم.اے عربی کلاس جناب پرنسپل صاحب کے ہمراہ

کرسیوں پر (دائیں سے بائیں): بشارت الرحمٰن (فائنل)، ناصر الدین (فائنل)، محمد اسلم صابر (ایم اے)، مولانا ارجمند خان (فاضل)، پرنسپل مرزا ناصر احمد صاحب (ایم اے آکسن)
پروفیسر بشارت الرحمٰن (ایم اے)، محمد سلطان اکبر (ایم اے)، مولوی محمد صدیق (فائنل)، حسن محمد عارف (فائنل)

کھڑے ہوئے (دائیں سے بائیں): شیخ نذیر احمد (سال اوّل)، ریاض احمد (سال اوّل)، محمد اقبال (فائنل)، عبدالرشید ملک (سال اوّل)، سراج الحق قریشی (فائنل)، عطاء المجیب راشد (سال اوّل)
شریف احمد (سال اوّل)، حمید احمد خالد (فائنل)

(کالج کے حوالہ سے اگر آپ کے پاس کوئی تاریخی فوٹو ہے تو اسے المنار میں اشاعت کیلئے ضرور بھجوائیے)

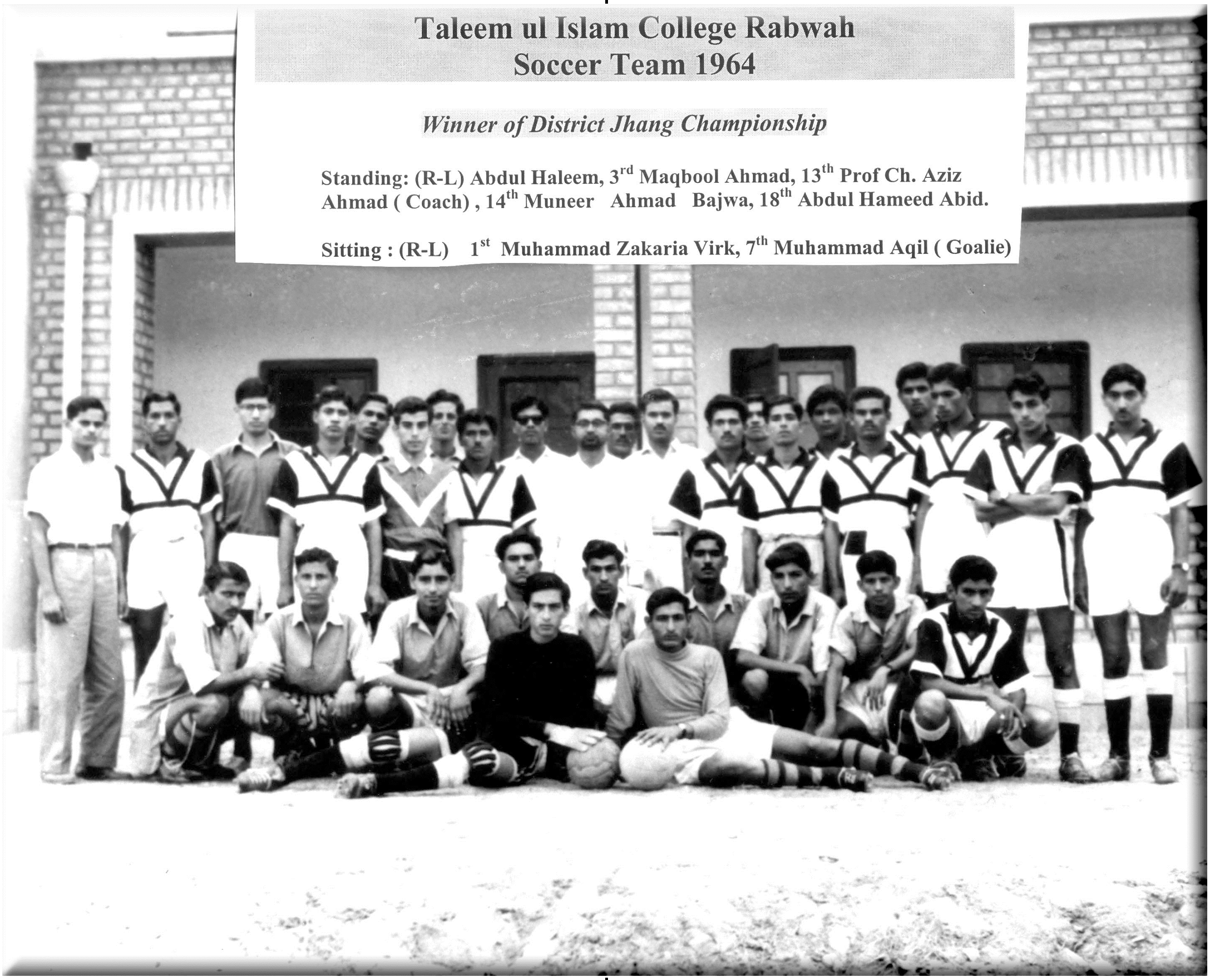

Taleem ul Islam College Rabwah
Soccer Team 1964

Winner of District Jhang Championship

Standing: (R-L) Abdul Haleem, 3rd Maqbool Ahmad, 13th Prof Ch. Aziz Ahmad (Coach) , 14th Muneer Ahmad Bajwa, 18th Abdul Hameed Abid.

Sitting : (R-L) 1st Muhammad Zakaria Virk, 7th Muhammad Aqil (Goalie)

وفات

ہماری تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ، کے بہت پیارے ممبر محترم ملک نذیر احمد صاحب اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم سب انکی بلندی درجات کے لئے دعا گو ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

باتوں سے خوشبو آئے

○۔انسان کے سب سے بہترین دوست اس کے آنسو ہوتے ہیں۔ جو غم اور خوشی میں اس کے ساتھ رہتے ہیں۔

○۔انسان کی ہر خواہش کا پورا ہونا ناممکن ہے کیونکہ پھول کی کچھ پتیاں بکھر بھی جاتی ہیں۔

○۔کسی کو پالینا محبت نہیں بلکہ کسی کے دل میں جگہ بنا لینے کا نام محبت ہے۔

○۔تنہا مت رہو، کیونکہ تنہائی وہ گہری تاریکی ہے جہاں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سی چیز کہاں ہے۔ یا کون سی چیز گھٹ رہی ہے اور کون سی چیز بڑھ رہی ہے۔

○۔دُکھ دینے سے پہلے سہنا سیکھو، تاکہ تمہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

تجھ کو کتنوں کا لہو چاہئے اے ارضِ وطن
جو تیرے عارضِ بے رنگ کو گلنار کریں
کتنی آہوں سے کلیجہ ترا ٹھنڈا ہوگا
کتنے آنسو ترے صحراؤں کو گلزار کریں

دائیں سے بائیں:
مکرم مبارک صدیقی صاحب
مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب
مکرم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز صاحب
مکرم امام عطاالمجیب راشد صاحب

ایک عظیم سائنس دان - پروفیسر عبدالسلام

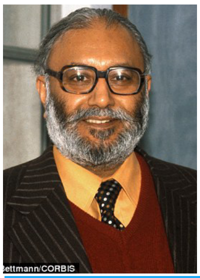

فیض میموریل لیکچر ۔4

پروفیسر آصف علی پرویز ۔ لندن

(قسط:73)

دوست: پروفیسر عبدالسلام صاحب نے اپنے لیکچر میں کیا بنیادی چار طاقتوں کا ذکر کیا؟

آصف: کیوں نہیں! لیکن اس کا ذکر کرنے سے پہلے میں بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے سب سے پہلے مشہور سائنسدان البیرونی کا ذکر کیا جس نے تخلیق

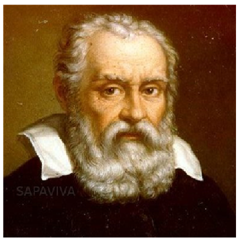

کائنات کے بارے میں کافی غور وخوض کیا۔ اس کے بعد آپ نے بتایا کہ اٹلی کے مشہور سائنسدان گلیلیو (Galilio) نے یہ نظریہ پیش کیا کہ طبعیات کے جو قوانین زمین میں نظر آتے ہیں وہی اصول پوری کائنات میں کارفرما ہیں۔ آپ نے قرآن مجید کا حوالہ دیا کہ:

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ﴿۴۴﴾ (سورۃ الفاطر:44)

ترجمہ: اور تُو ہرگز اللہ کی سنت میں کوئی تغیر نہیں پائے گا۔

آپ نے مزید بتایا کہ نیوٹن نے ریاضی کی مدد سے ثابت کیا کہ جس قوت کے تحت اجسام زمین کی طرف گرتے ہیں اسی قوت کے تحت سورج کے گرد گھومتے ہیں۔

دوست: اس طاقت کا نام تو مجھے بھی معلوم ہے۔ اسے کششِ ثقل (Gravity) کہتے ہیں۔

آصف: آپ نے بالکل صحیح بتایا۔ دوسری طاقت کا نام بجلی ومقناطیسی قوت (Electromagnetic Force) ہے۔ آپ نے بتایا کہ اسی طاقت کے باعث الیکٹرون (Electron) اپنے مرکز کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ آپ نے بتایا کہ ہماری روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں مثلاً ریڈیو، ٹیلیویژن، کمپیوٹر وغیرہ اسی طاقت کی مرہون منت ہیں۔ اسی طرح روشنی بھی اسی طاقت کا عظیم الشان مظہر ہے۔

دوست: کیا آپ نے ایٹم کے مرکز میں موجود دو طاقتوں کا بھی ذکر کیا؟

آصف: جی ہاں! آپ نے بتایا کہ ایٹم کے مرکز (Nucleus) میں دو طاقتیں ہیں جن کے نام کمزور طاقت (Weak Force) اور مضبوط طاقت (Strong Force) ہیں۔ آپ نے بتایا کہ مشہور زمانہ سائنسدان البرٹ آئن سٹائن (Albert Einstein) نے یہ تصور پیش کیا کہ مکان (Space) اور وقت (Time) آپس میں چار جہات (Four Dimensions) کی صورت میں بندھے ہوئے ہیں۔ وہ بجلی ومقناطیسی طاقت (Electromagnetic Force) کو بھی اس دھارے میں لانا چاہتے تھے لیکن تقریباً 35 برس اس پر تحقیق کرنے کے بعد بھی کامیاب نہ ہو سکے۔

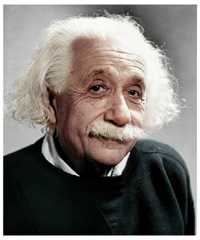

دوست: میں نے سنا ہے کہ پروفیسر عبدالسلام صاحب نے بھی اس پر بہت تحقیق کی ہے۔ کیا آپ نے اس کا ذکر کیا؟

آصف: آپ نے بتایا کہ انہوں نے اور دو امریکی سائنسدانوں نے اپنے اپنے طور پر تحقیق کی ہے چنانچہ آپ نے ثابت کیا ہے کہ بجلی و مقناطیسی قوت (Electromagnetic Force) اور کمزور قوت کا منبع ایک ہی ہے اور اس کا نام آپ نے (Electroweek Force) رکھا۔

دوست: کیا یہی تحقیق تھی جس کے نتیجہ میں آپ کو نوبل انعام سے نوازا گیا؟

آصف: یقیناً میں اس کا تفصیلی ذکر کرتا رہا ہوں۔ آپ کی اس حسابی تحقیق کے نتیجہ میں آپ نے پیشگوئی کی کہ تین ذرے دریافت ہونے چاہئیں۔

دوست: کیا وہ ذرے دریافت ہو چکے ہیں؟

آصف: دنیا کی سب سے مہنگی اور طاقتور تجربہ گاہ Large Hydron Collider میں تجربات کرنے کے بعد یہ ذرے دریافت ہو چکے ہیں۔ یہ تجربہ کرنے والے دو سائنسدانوں کو 1984ء میں نوبل انعام سے نوازا گیا۔

دوست: تو جو بات پروفیسر عبدالسلام نے حسابی طور پر معلوم کی تھی اس کی صداقت پر تجرباتی مہر لگ چکی ہے۔ آپ نے اس سلسلہ میں مزید کیا تحقیق کی۔

آصف: آپ نے اور آپ کے ساتھ تحقیق کرنے والے ڈاکٹر جوگیش پتی (Jogesh Pati) نے بجلی ومقناطیسی طاقت (Electromagnetic Force) اور مضبوط طاقت (Strong Force) کو وحدانیت کی لڑی میں پرونے پر بہت کام کیا۔ اس میں جو بنیادی بات آپ نے بیان کی کہ بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے کہ پروٹون (Proton) کی عمر لامحدود (Infinity) ہے مگر آپ نے ثابت کیا کہ پروٹان کی عمر بہت لمبی ہے یعنی 10^{32} سال۔

دوست: اس حسابی فارمولے سے کیا مراد ہے؟

آصف: اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ دس لکھ کر اس کے آگے 32 صفر لگائیں تو جو ہندسہ بنے گا وہ پروٹان کی عمر ہے

دوست: یہ تو اتنا بڑا ہندسہ ہے جس کا میں تصور بھی نہیں کرسکتا۔

آصف: گھبرائیں نہیں میں بھی نہیں کرسکتا۔ ہاں! اس سے قرآن مجید کی اس آیت کی تصدیق ہوتی ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٧﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٨﴾

ترجمہ: ہر چیز جو اس پر ہے فانی ہے۔ مگر تیرے ربّ کا جاہ وحشم باقی رہے گا جو صاحبِ جلال واکرام ہے۔ (سورۃ الرحمٰن: آیات 27-28)

دوست: یقیناً آپ صحیح کہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:

واحد ہے لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

کیا آپ نے پاکستان میں سائنس کی ترویج کے بارے میں بھی کچھ کہا؟

آصف: کیوں نہیں مگر اس کا ذکر ہوگا اگلی محفل میں۔ ان شاءاللہ۔

چراغ طور جلاؤ بڑا اندھیرا ہے
ذرا نقاب اٹھاؤ بڑا اندھیرا ہے
ابھی تو صبح کے ماتھے کا رنگ کالا ہے
ابھی فریب نہ کھاؤ بڑا اندھیرا ہے
وہ جن کے ہوتے ہیں خورشید آستینوں میں
انہیں کہیں سے بلاؤ بڑا اندھیرا ہے
مجھے تمہاری نگاہوں پہ اعتماد نہیں
مرے قریب نہ آؤ بڑا اندھیرا ہے
فراز عرش سے ٹوٹا ہوا کوئی تارہ
کہیں سے ڈھونڈ کے لاؤ بڑا اندھیرا ہے

(ساغرصدیقی)

المنار آپکا اپنا رسالہ ہے۔ ازراہ کرم ہمیں اپنی تجاویز اور تحریرات بھجواتے رہیں۔ اگر آپ کے پاس کالج کے زمانے کی کوئی نادر تصویر موجود ہے تو وہ بھی اشاعت کے لئے ارسال فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکریٹری اشاعت)

Syed Naseer Ahmad
naseerahmadsyed@gmail.com
Ph. 00447762366929

تعلیم الاسلام کالج اولڈسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کے ممبران سے التماس

☆ کیا آپ نے سالِ رواں 2022 کی ممبر شپ فیس (£24) ادا کردی ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم جلد ادا کردیں۔

☆ کیا آپ نے مستحق اور نادار طلبہ کی مالی اعانت کے لئے ادائیگی کردی ہے؟ اگر نہیں تو اس کارخیر میں دل کھول کر حصہ لیں۔

TICOSA UK
Bank Name : Natwest Bank
Sortcode : 602009
Account number : 35109920

عبدالمنان اظہر۔ سیکریٹری فائیننس Ph. 07886381033